تعارفِ کتاب از ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

رسولِ اعظم ﷺ

پروفیسر خیال آفاقی، جنوری ۲۰۱۶ء، کراچی: بیت السّلام، صفحات: ۱۳۶۴، قیمت: ۱۸۰۰ روپے۔

یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ حضور ختم المرسلین ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور پیغام سیرت پر لکھی جانے والی کتابوں اور مضامین و مقالات کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا وسیع سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے لیکن اس میں اپنا حصہ ملانا کسی بھی فرد کے لئے قابل فخر ہے۔ اس لیے کہ یہ قرآن ناطق کی سیرت ہے، وقت کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی طرح سیرت کے بھی نئے نئے پہلو سامنے آتے جارہے ہیں اور مزید سیرت کی عظمت اور معنویت کے نئے نئے پہلو ہمارے سامنے روشن ہوتے چلے جائیں گے۔

اُردو زبان میں علامہ شبلی نعمانی کی سیرت النبی ﷺ اور قاضی سلیمان منصور پوری کی رحمۃ للعالمین ﷺ جیسی مفصل کتابیں بھی ہیں اور کسی ایک موضوع کے متعلق مختصر کتابچے بھی۔ جیسے آنحضرت ﷺ اور جوانی۔ ایسی کتابیں بھی ہیں جن میں سیرت رسول کے سہارے بنیادی مباحث پر گفتگو کی گئی ہے خواہ ان سے مکمل طور پر اتفاق نہ کیا جائے مثلاً معراجِ انسانیت وغیرہ اور ایسے جائزے بھی ہیں جن میں حضور ﷺ کے کردار اور حیات انسانی کے لیے اس کی اہمیت کے نقوش کو ابھارا گیا ہے، سید سلیمان ندوی کے خطباتِ مدراس کو اپنی ترتیب، اختصار اور تکمیل کے لحاظ سے ایسے جائزوں کی نمائندگی کے لیے چنا جاسکتا ہے۔ عالمانہ، تاریخی اور تحقیقی کتابوں کے علاوہ سیرت نبی کریم ﷺ کو قصے کے انداز میں یعنی ادیبانہ اسلوب میں بھی پیش کیا گیا ہے۔ بعض اہل قلم نے افسانوی اور تخلیقی انداز میں حضور ﷺ کی سیرت کو پیش کیا ہے۔ اس طبقے میں مولانا عبدالحلیم شرر، احسان بی اے، ماہر القادری اور علامہ راشد الخیری کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ عرب دنیا میں علی هامش السيرة کے عنوان سے طٰہٰ حسین نے ناول یا افسانہ کے انداز میں سیرت لکھی۔

سیرت رسول کا موضوع اتنا نازک ہے کہ مورخ کے بھی اس وادی میں پر جل اٹھتے ہیں چہ جائیکہ اسے کہانی کے پیرائے میں بیان کرنا۔ یہ راستہ نہایت نازک اور تلوار کی دھار کی طرح تیز اور باریک ہے۔ پیش نظر کتاب "رسول اعظم ﷺ" میں تاریخ کے اہم ترین دور کی ایسی تصویر نظر آتی ہے جس کے کردار ہم سے بہت دور ہوتے ہوئے بھی بہت قریب محسوس ہوتے ہیں۔ صاحبِ کتاب پروفیسر خیال آفاقی صاحب کے فنی شعور نے اس نازک سفر میں ان کی رہنمائی کی ہے۔ پڑھتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا لکھنے والا دل کی دنیا میں بیٹھ کر ایک عجیب انداز سے لکھ رہا ہے۔ قاری بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ ایک ایسی تحریر ہے جو قاری کو اپنے ساتھ لے کر چلتی ہے اور وہ ان واقعات کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ آفاقی صاحب رقم طراز ہیں:

"یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے اور یہ کرم فرمائی چرخہ کاتنے والی اس بڑھیا کی طرح ہے جو اپنی کل پونجی لیے یوسف کی بولی لگانے والوں میں آن کھڑی ہوئی تھی۔ گو یوسف سا انمول موتی تو اس کے ہاتھ نہ آسکا تاہم یوسف صادق کے خریداروں میں اس کا نام

ہمیشہ کے لیے وقت کی لوح پر ثبت ہو گیا۔ بس یہی کیفیت اس تہی دامن کی ہے نہ پاس عمل کی پونجی ہے اور نہ علم کی دولت، کہاں کا قلمکار، کہاں کا لکھاری۔ بس آپ کی نظر عنایت ہے کہ یہ بے مایہ بھی آپ کے سیرت نگاروں میں شامل ہو رہا ہے۔"

۱۳۶۴ صفحات پر محیط محاکاتی اسلوب میں اس منفرد کتاب میں سیرت کے واقعات کے بیان میں صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور واقعات کو ان کی پوری جزئیات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ کتاب بے پناہ معلومات کی حامل ہے جسے دلنشین و دل پذیر اسلوب میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جسے سبقاً سبقاً پڑھا اور پڑھایا جانا چاہیے۔ بیانِ سیرت کے ساتھ ساتھ عرب معاشرت اور تہذیب و ثقافت کا بھرپور نقشہ بھی ہمارے سامنے آجاتا ہے جس سے تفہیم سیرت آسان ہو جاتی ہے۔

کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ

ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے، ۲۰۱۱ء، لاہور: بیت الحکمت، صفحات: ۲۷

کلکی اوتار بھارت میں شائع ہونے والی ایک عالم فاضل ہندو پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کی کتاب ہے۔ جسے پاکستان سے بیت الحکمت لاہور نے شائع کیا ہے۔ وید پرکاش بنگال کے رہنے والے ہندو برہمن ہیں اور الہ آباد یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ کتاب انھوں نے برسوں کی تحقیقات کے بعد لکھی اور شائع کی ہے اور اشاعت سے قبل، کم از کم آٹھ دوسرے فاضل پنڈتوں نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد وید پرکاش کے دلائل سے کلی اتفاق کا اظہار کیا ہے اور مصنف کی جانب سے پیش کیے جانے والے تمام نکات کو درست قرار دیا ہے۔

وید پرکاش لکھتے ہیں:

"پیش نظر تحقیقی کتاب میں قدیم ہندوستانی روایات اور اسلامی روایات کے امتزاج کو پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی روایات میں جو مقام رسولوں، نبیوں اور پیغمبروں کا ہے وہی مقام ہندوستانی روایات میں اوتاروں کا ہے۔ مسلمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی خاتم النبیین مانتے ہیں اور ہندوستان میں کلکی کو آخری اوتار کہا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس حقیقت کو جان کر مجھے شوق پیدا ہوا کہ کلکی اوتار کے متعلق سیرت کا مطالعہ پرانوں میں کیا جائے۔ ہندوستانی روایات کے مطابق کچھ کلیوگ (دور) گزر چکے ہیں۔ موجودہ کلیوگ (دور) میں جو واقعات رونما ہوں گے ان کی مطابقت میں نے حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ سے کی تو تقریباً یکساں پائی گئی۔" "

پروفیسر موصوف نے کتاب میں اوتار کے معنی، اسبابِ نزول، آخری اوتار کی بعثت کے اسباب، خصوصیات، آخری اوتار کا زمانہ، مقام کا تعین، دنیا کی مذہبی و معاشرتی حالت، آخری اوتار کی تصدیق، ویدوں اور قرآن کی تعلیمات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے اور اپنے نقطۂ نظر کو دلائل سے مستحکم کیا ہے اور بے شمار شواہد پیش کیے ہیں۔ پروفیسر موصوف کا کہنا ہے کہ اس وجہ سے تمام ہندوؤں پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے اس موعودہ اوتار کا انتظار چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کو آخری اوتار تسلیم کر لیں۔

اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ مصنف کے اس دعوے کو دوسرے آٹھ پنڈتوں نے بھی من و عن تسلیم کر لیا ہے اور ان کا یہ کہنا ہے کہ مصنف نے جو تحقیقات کی ہیں اور جن نکات کی بناء پر یہ دعویٰ کیا ہے انھیں جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ پیش نظر کتاب اسلام کی حقانیت اور نبی کریم ﷺ کی رسالت و خاتم النبیین ہونے کی ایک واضح اور روشن دلیل ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں ہر دو فریق کے لیے یکساں مفید ہے۔